Instructions

1. Give numbering to headings
2. Do not write lengthy paragraphs. Write medium sized paragraphs with headings.
3. Do not use table for comparison and contrast questions.
4. Draw figures/diagram/flowchart where needed.
5. Start new question from fresh page.
6. Give around 15 headings for 20 marks question.
7. Every question should have introduction and conclusion paragraphs.
8. Add Quran/Hadees references wherever possible.
9. Narrate incidents from the life of Holy Prophet (SAWW) and Khulafa-e-Rashideen
10. Add one quotation of famous religious scholar in each question.
11. Change colour scheme for references to give them more visibility.
12. Manage time
13. Wide page borders are discouraged. Should be reasonable.
14. Avoid writing wrong references.
15. Give more weightage to expressedly asked part/s of the question.
16. Avoid writing wrong Quran/Hadith references. It puts extremely negative impression.

سوال نمبر 6 :-

زکوٰۃ

زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے لیکن یہ محض ایک انفرادی عبادت نہیں بلکہ اسلامی ریاست کا ایک مکمل معاشی اور سماجی نظام ہے۔ لفظ زکوٰۃ کے دو بنیادی معنی پاکیزگی اور نشوونما کے ہیں۔ یہ نظام ایک طرف صاحب نصاب کے مال اور نفس کو بخل، حرص اور دولت پرستی سے پاک کرتا ہے اور دوسری طرف معاشرے میں دولت کی منصفانہ تقسیم کو یقینی بنا کر معاشی نشوونما اور سماجی ہم آہنگی کو فروغ دیتا ہے۔
زکوٰۃ درحقیقت ایک انقلابی تصور ہے جو مندرجہ ذیل طریقوں سے برابری پر مبنی معاشرہ تشکیل دیتا ہے

⊙ دولت کی گردش

سرمایہ دارانہ نظام کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں جمع ہو کر رہ جاتی ہے جس سے امیر، امیر تر اور غریب، غریب تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ زکوٰۃ اس تصور کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔ یہ امیروں

پر لازم کرتی ہے کہ وہ اپنی اضافی دولت کا 2.5 فیصد

حصہ نکال کر غریب میں تقسیم کردیں ۔ اس سے دولت

جامد ہونے کے بجائے معاشرے میں گردش کرتی ہے ۔

۵ معاشی استحکام :- زکوٰۃ غربت کے خاتمے کا سب سے

موثر اور منظم ذریعہ ہے ۔ یہ غریب اور نادار طبقے کو ایک

مستقل معاشی سہارا فراہم کرتی ہے ۔ جب معاشرے کے

مستحق افراد کی بنیادی ضروریات پوری ہونے لگتی ہیں تو

وہ بھیک مانگنے یا جرم کا راستہ اختیار کرنے کے بجائے معاشرے

کے کارآمد شہری بن جاتے ہیں ۔ تاریخ میں خلیفہ عمر بن

عبدالعزیز ؒ کا دور اس کی بہترین مثال ہے جب زکوٰۃ

کے نظام پر اس قدر احسن طریقے سے عمل ہوا کہ ڈھونڈنے

سے بھی کوئی زکوٰۃ کا مستحق نہیں ملتا تھا ۔

۵ طبقاتی تقسیم کا خاتمہ :- زکوٰۃ امیر اور غریب کے

درمیان نفرت اور حسد کی دیوار کو گرا کر محبت

اور بھائی چارے کا پل تعمیر کرتی ہے۔ اسلام واضح کرتا ہے کہ زکوٰۃ امیر کا غریب پر کوئی احسان نہیں بلکہ یہ غریب کا حق ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور ان کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم کا حق تھا۔"

(سورۃ الذاریات: ۱۹)

٥ سماجی تحفظ:-

جدید ریاستیں پنشن، بے روزگاری الاؤنس اور دیگر فلاحی منصوبوں کے ذریعے شہریوں کو سماجی تحفظ فراہم کرتی ہیں لیکن اسلام نے ۱۴۰۰ سال پہلے زکوٰۃ کی شکل میں دنیا کا سب سے جامع اور مؤثر سماجی تحفظ نظام متعارف کروایا۔ یہ نظام صرف غریبوں تک محدود نہیں بلکہ اس کے مصارف میں مقروض، مسافر، نومسلم اور اللہ کی راہ میں جدوجہد کرنے والے بھی شامل ہیں

٥ جرم کی شرح میں کمی:-

معاشرے میں اکثر جرائم جیسے چوری اور لوٹ مار کی بنیادی وجہ غربت اور معاشی

Philosophy of Zakat?
Islamic injunctions?
What about Sadqat?

مجبوری ہوتی ہے۔ جب زکوٰۃ کے ذریعے لوگوں کی بنیادی ضروریات ایک باعزت طریقے سے پوری کی جاتی ہیں تو وہ جرم کا راستہ اختیار پر مجبور نہیں ہوتے۔

حاصلِ کلام:-

مختصراً زکوٰۃ صرف ایک مالی صدقہ نہیں بلکہ ایک مکمل نظام ہے جو معاشرے کی معاشی اور سماجی ساخت کو پاکیزہ بناتا ہے۔ یہ دولت کی منصفانہ گردش کو یقینی بناتا ہے، طبقاتی فرق کو مٹا کر، افراد میں ہمدردی اور ذمہ داری کا احساس پیدا کر کے ایک ایسے فلاحی معاشرے کی بنیاد رکھتا ہے جہاں ہر فرد کو عزت، تحفظ اور ترقی کے مساوی مواقع حاصل ہوں یہ اسلام کے تصور برابری کا عملی نمونہ ہے جو ایک محبت مستحکم اور متحد معاشرے کی ضمانت دیتا ہے۔

سوال نمبر 8 :-

(i)

تعریف و مفہوم :-

امر بالمعروف: ہر اس نیک کام کا حکم دینا جو شریعت میں پسندیدہ ہو۔

نہی عن المنکر: ہر اس برے کام سے روکنا جو شریعت میں ناپسندیدہ ہو۔

"امر بالمعروف و نہی عن المنکر" اسلام کا ایک بنیادی ستون اور مسلم معاشرے کی شناخت ہے۔ اسکا لغوی معنی ہے "نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا"۔ یہ صرف ایک اخلاقی نصیحت نہیں بلکہ ایک اجتماعی فریضہ ہے جس پر عمل کرنا امت مسلمہ کی بقاء اصلاح اور فلاح کے لیے ناگزیر ہے۔ یہ اصول اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ معاشرہ خیر اور نیکی کی راہ پر گامزن رہے اور شر و فساد سے پاک رہے۔

قرآن مجید کی روشنی میں :-

قرآن مجید میں

متعدد مقامات پر اس فریضے کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے

○ اُمتِ محمدیہ کی فضیلت:-

اللہ تعالیٰ نے اُمتِ مسلمہ کو بہترین اُمت کا خطاب اسی فریضے کی بنیاد پر دیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ: "تم بہترین اُمت ہو جو لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہے کہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔"

(سورۃ آل عمران: 110)

○ کامیابی کی ضمانت:-

اللہ تعالیٰ نے فلاح اور کامیابی کو اسی اصول سے منسلک کیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ترجمہ: "اور تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلائے اور نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں سے روکا کرے اور ایسے لوگ پورے کامیاب ہوں گے۔"

(سورۃ النساء)

برائی کو روکنے کے درجات :-

رسول ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "تم میں سے جو کوئی برائی دیکھے تو اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے برا کہے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو اپنے دل میں اسے برا کہے (جانے) اور اگر اتنا بھی نہ ہو تو پھر ایمان کا کونسا درجہ باقی رہ جاتا ہے"۔

ہاتھ سے روکنا :- یہ اختیار اور طاقت رکھنے والوں کی ذمہ داری ہے مثلاً ریاست اور اس کے ادارے، عام فرد کو قانون ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں۔

زبان سے روکنا :- یہ علماء، خطباء اور ہر اس فرد کی ذمہ داری ہے جو علم اور صلاحیت رکھتا ہے۔

دل سے برا جاننا :- یہ ہر مسلمان پر ہر حال میں لازم ہے کہ اگر کوئی شخص ہاتھ یا زبان سے برائی روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اس پر واجب ہے کہ وہ برائی کو دل سے برا سمجھے، اس سے نفرت کرے اس محفل سے اٹھ جائے۔

حکمت و دانائی :-

تبلیغ اور اصلاح کا کام سختی اور تشدد کے بجائے حکمت ، نرمی اور محبت سے کیا جانا چاہیے ۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

ترجمہ : " اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ ۔ "

(سورۃ النحل)

6

حاصلِ کلام :-

امر بالمعروف و نہی عن المنکر اسلامی معاشرے کی روح ہے ۔ یہ وہ حفاظتی ڈھال ہے جو معاشرے کو اخلاقی اور روحانی طور پر زوال پذیر ہونے سے بچاتی ہے ۔ یہ صرف چند لوگوں کا کام نہیں بلکہ پوری امت کی اجتماعی ذمہ داری ہے ۔